میاں محمد افضل ابو نعیمی

شادی بیاہ کی رسومات ------- سماجی برائی

دعوت ولیمہ ہونی چاہیے ' لڑکی والوں کی جانب سے دعوت طعام بند کی جائے

سادگی کے وعظ کا اثر نہیں ہوتا ' امراء اور غربا کی سادگی الگ الگ ہے ۔

جہیز جیسے مال غنیمت سے لدے پھندے واپس آنا کہاں تک جائز ہے ۔

شادی بیاہ کی تقریبات اور لوازمات و رسومات کے روز افزوں طومار نے جس طرح ایک سماجی برائی کی شکل اختیار کر لی ہے ۔ اس کا احساس ہر صاحب نظر اور ملک و ملت کا درد رکھنے والے انسان کو ہے ' امیروں کے لئے تو یہ تقریبات صرف نمائش و اظہار کے ذرائع کی حیثیت رکھتی ہیں لیکن عوام کی اکثریت کے لئے پاؤں کی بیڑیاں اور گلے کا طوق بن گئی ہیں ۔ جس کے باعث شادی میں تاخیر ہوتی ہے اور اس سے اخلاقی اور نفسیاتی امراض کا ایک لامتناہی سلسلہ جنم پاتا ہے ۔ جہاں تک سادگی کے وعظ کا تعلق ہے وہ تو عام طور پر کہنے اور سننے میں آتا ہی رہتا ہے لیکن اس کا کوئی عملی اثر مرتب نہیں ہوتا کیونکہ غرباء کی سادگی کچھ اور ہے اور امراء کی کچھ اور آج کل ہم نے خطبہ نکاح کو جنتر منتر کر بنا رکھ دیا ہے ۔ حالانکہ خطبے کا اصل مقصد تو تذکیر و نصیحت ہے ۔ شادی بیاہ کی تقریبات اور رسومات کے ضمن میں ہمیں یہ طے کر لینا چاہئے کہ اس میں وہی چیزیں باقی رکھی جائیں جو آنحضرت اور صحابہ کرام سے ثابت ہوں ۔ اور باقی تمام

بعد کی ایجاد کردہ رسومات کو ختم کرنا چاہیئے ۔ مثلاً یہ کہ نکاح مسجد میں ہو ۔ جہیز اور وری وغیرہ کی نمائش بالکل نہیں ہونی چاہیئے ۔ گھروں کی تزئین و آرائش اور بالخصوص روشنی وغیرہ پر اسراف سے بچنا چاہیئے ۔ اور دعوت طعام صرف ایک ہونا چاہیئے ۔ یعنی دعوت ولیمہ لڑکی والوں کی جانب سے طعام بالکل بند ہونا چاہیئے ۔ بس اگر نکاح کے موقع پر لڑکی والوں کے ہاں دعوت طعام کوئی اچھا کام ہوتا اور اس میں کوئی بھی خیر کا پہلو ہوتا تو کیا اللہ کے رسول ہمیں دعوت ولیمہ کی طرح اس کا حکم نہ دیتے اور جبکہ اس کا کوئی ذکر ہمیں کسی حدیث میں نہیں ملتا تو کیا یہ ایک خواہ مخواہ کی رسم نہیں ۔

دوسری بات جو ہر سلیم الفطرت انسان کو اپیل کرے گی کہ شادی کا موقع لڑکی والوں کے لئے ویسا کھلی خوشی کا موقع نہیں ہوتا جیسا لڑکے والوں کے لئے خوشی کا موقع ہوتا ہے ۔ لڑکی والوں پر اس موقع پر احساس اطمینان اس اہم فرض کی ادائیگی کا ضرور ہوتا ہے لیکن صحیح معنوں میں یہ ان کے لئے خوشی کا موقع ہرگز نہیں ہوتا ۔ بلکہ عام مشاہدہ یہ ہے کہ لڑکی کی رخصتی کے وقت اہل خانہ اشکبار ہوتے ہیں کیونکہ گھر کا ایک فرد ماں باپ کی لاڈلی اور ناز و نعم میں پلی ہوئی بچی بہنوں اور بھائیوں کی پیاری ماں جائی کا گھر سے رخصت ہونا ظاہر ہے ہرگز خوشی کی بات نہیں ۔ اور مستقبل کے اندیشے کہ نا معلوم نباہ ہو یا نہ ہو اور بیل منڈھے چڑھے نہ چڑھے ۔ ان حالات میں اس گھر پر اور ان ہی گھر والوں کے ہاتھوں قورمے بوتلیں پلاؤ زردہ اڑانا پھر فاتحانہ شان میں مال غنیمت سے لدے پھندے واپس آنا ۔ حیرت ہے کہ ہمیں کیوں سمجھ نہیں آتی ۔

جہاں تک نکاح کی تقریب کا مساجد میں انعقاد کا معاملہ ہے ۔ وہ ایسی مشکل بات نہیں ہے اکثر لوگ اس پر جلدی راضی ہو جاتے ہیں کیونکہ جب آنحضور کی لخت جگر اور دختر نیک اختر حضرت فاطمہ کا نکاح مسجد میں ہوا ۔ تو ہم سے کون اپنے آپ کو آنحضور صلعم سے زیادہ اور کون اپنی بیٹی کو حضرت فاطمہ سے افضل سمجھتا ہے اور پھر شرم کی بات ہے کہ عیسائیوں نے کلیسا کا درجہ اس قدر بلند کیا ہوا ہے کہ لڑکا اور لڑکی دونوں نکاح کے لئے وہاں جاتے ہیں ۔ اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نے مسجد کا مقام اس

قدر گرا دیا ہے کہ ہم وہاں نکاح پڑھوانے کو عار سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ شریعت نے واضح راہ کھول دی ہے کہ لڑکی کا وکیل دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح خواں کو اجازت " ایجاب " دیتا ہے ۔ اس طرح اگر لڑکی کا خود تقریب نکاح میں حاضر ہونا ضروری نہیں تو آخر اس کے گھر پر اس محفل کا انعقاد کیوں ضروری سمجھ لیا گیا ہے ۔ مزید یہ کہ نکاح کے بعد جو دعائے خیر دلہن اور دولہا کے لئے کی جاتی ہے اس کا بہترین ماحول مسجد میں ہوتا ہے نہ کہ شادی والے گھر کی ہنگامہ خیز فضا میں ۔ دوسرا یہ کہ اس سے شامیانوں قناتوں قالینوں صوفوں کرسیوں اور رنگا رنگ کی آرائشوں پر صرف ہونے والا پیسہ بچ جائے گا ۔ جسے کسی اور نیک کام پر خرچ کیا جا سکتا ہے نکاح کے موقع پر دعوت طعام سے احتراز کا معاملہ البتہ ذرا کڑوی گولی ہے لیکن ذرا سوچئے ہمارے نبی نے ہمیں جہاں استنجاء اور طہارت تک کی بھی مفصل تعلیم دی ہے تو کیا شادی بیاہ کے معاملات میں معاذاللہ کوئی کوتاہی رہ گئی ہے ۔ حضور نے فرمایا " نکاح کا اعلان عام کرو اور اسے مسجد میں منعقد کرو " اور پھر فرمایا کہ " ولیمہ ضرور کرو چاہے ایک بکری کا " اور پھر ولیمے کے متعلق یہ بھی واضح الفاظ ہیں ۔ کہ " جب تم میں سے کسی کو ولیمے میں بلایا جائے تو وہ ضرور جائے جو دعوت میں بلاعذر شریک نہ ہو گا گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول کی نافرمانی کا ارتکاب کیا " لیکن ولیمے میں آج کل صرف بڑے امیر لوگوں کو بلایا جاتا ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا " یعنی وہ دعوت ولیمہ بھی کیا ہی بری دعوت ہے جس میں صاحب حیثیت لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے اور مسکینوں سے صرف نظر کر لیا جاتا ہے ۔ اسی طرح معاشرے میں ایک لعنت جہیز نے بھی جنم لیا ہوا ہے جو کہ بالکل ہندوانہ رسم ہے آپ ذرا غور فرمائیں ۔ کہ بیٹی والوں کا ایثار دیکھو کہ وہ اپنی لخت جگر کو دوسروں کے حوالے کر رہے ہیں ۔ لیکن پھر بھی بیٹے والوں کا دل نہیں بھرتا اور رسومات کے نام پر ان کے مطالبات کی فہرست کا کوئی ٹھکانہ نہیں ۔ ذرا سوچیں جس کی بیٹیاں ایک سے زیادہ ہوں ۔ تو وہ اپنی سفید پوشی کا بھرم کیسے قائم رکھے ۔ میرے ہم وطنو اور پاکستانی بھائیو خدا کے لئے ان تمام رسومات کو مسمار کرنے کا عزم کریں ۔ اور

ان تمام غلط رسومات کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں ۔ مجھے امید ہے کہ اہل درد اور صاحب عقل حضرات اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی پر سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کی کوشش فرمائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح دین اسلام اپنانے کی توفیق دے ۔

- برصغیر پاک و ہند میں شرک و بدعت کو فروغ کس نے دیا ؟
- بریلویت کا بانی کون تھا ؟
- انگریز کے ایماء پر تحریک پاکستان اور جہاد کی مخالفت کس نے کی ؟
- بریلوی عقائد کی اصل حقیقت کیا ہے ؟
- اسلامی معاشرے میں بدعات اور ہندو رسوم کو فروغ کس نے دیا
- امام ابن تیمیہ، ابن حزم، امام شوکانی، محمد بن عبدالوہاب، سید نذیر حسین محدث دہلوی، قائد اعظم، علامہ اقبال، مولانا ابوالکلام اور دوسرے اکابرین ملت اسلامیہ کو کس نے کافر کہا ؟

یہ تمام تفصیلات

شہید اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر کی معرکۃ الآراء تصنیف

بریلویت (اردو)

میں ملاحظہ فرمائیں
آپ خود پڑھیں اور
دوسرے [illegible]ت کو بھی پڑھائیں ۔

ناشر : **ادارہ ترجمان السنہ** ۷۵ شادمان کالونی، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور